السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج کے موقع پر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے کی بجائے بڑے بڑے پتھر یا جوتے مارے جاتے ہیں، بعض لوگ وہاں تھوکتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں، کیا کنکریاں مارتے وقت ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاجی کو چاہیے کہ وہ منیٰ پہنچنے سے پہلے ہی جمرات کو مارنے کے لیے راستہ سے کنکریاں اٹھائے، وہ مزدلفہ، منیٰ یا کسی اور جگہ سے بھی اٹھائی جا سکتی ہیں اور ان کا حجم لوبیے کے برابر چنے کے دانے سے ذرا بڑا ہونا چاہیے۔ کنکریوں کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ رمی جائز نہیں ہے، چنانچہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس ذوالحجہ کو اپنی سواری پر بیٹھے بیٹھے حکم دیا: ''مجھے کنکریاں چن دو'' میں نے سات کنکریاں چن دیں جو انگلیوں کے پوروں میں آ سکتی تھیں۔ آپ انہیں ہاتھ میں لے کر حرکت دینے لگے اور ان کی مٹی جھاڑنے لگے پھر آپ نے فرمایا: 'پس کنکریاں مارو اور اے لوگو! دین میں غلو کرنے سے بچو، بے شک پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے تباہ کر دیا تھا۔[1]

اس حدیث کی روشنی میں بڑے شیطان کو جوتے مارنا، اس پر تھوکنا اور اسے گالیاں دینا جائز نہیں ہے، اسی طرح اسے بڑے بڑے پتھر مارنا بھی جائز نہیں، یقیناً اگر کوئی ایسا کام کرتا ہے تو وہ شیطان کو خوش کرتا ہے، کس قدر قسمتی کی بات ہے کہ اسے رمی کرتے وقت اس کی خوشی کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے، مذکورہ حدیث کی روشنی میں حاجی کو چاہیے کہ وہ صرف کنکریں مارنے پر اکتفاء کرے اور دین میں غلو سے اجتناب کرے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ سنن نسائی، المناسک: 3095

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:214

محدث فتویٰ